کتنی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

ریفرنس نمبر:IEC-740 تاریخ:25-11-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں زکوٰۃ کا سال مکمل ہونے سے پہلے ہی پیشگی تھوڑی تھوڑی کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی کرتا رہا، اب میری زکوٰۃ کا سال تو مکمل ہو گیا ہے۔ لیکن مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں نکال دی ہے اور کتنی باقی ہے، میری رہنمائی فرمائیں کہ مجھے اب کیا کرنا ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی شخص کو اپنی ادا کی ہوئی زکوٰۃ کی مقدار یاد نہ ہو کہ کتنی ادا کی ہے اور کتنی باقی ہے؟ تو شرعاً اس پر لازم ہے کہ وہ تحری یعنی غور و فکر کرے۔ پھر جس مقدار پر غالب گمان ہو کہ اتنی مقدار زکوٰۃ کی مد میں ادا کر چکا ہے، وہ اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی، اور باقی ادا کرے گا۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ پر لازم ہے کہ آپ تحری کریں پھر جتنی مقدار کی ادائیگی کا غالب گمان ہو جائے اتنی مقدار زکوٰۃ آپ کے ذمہ سے ساقط ہو گئی، باقی کی ادائیگی آپ پر لازم ہو گی۔

چنانچہ بحر الرائق میں ہے: ”وقعت حادثة هي أن من شك هل أدى جميع ما عليه من الزكاة أم لا بأن كان يؤدي متفرقا، ولا يضبطه هل يلزمه إعادتها ومقتضى ما ذكرنا لزوم الإعادة حيث لم يغلب على ظنه دفع قدر معين؛ لأنه ثابت في ذمته بيقين فلا يخرج عن العهدة بالشك“

ترجمہ: ایک واقعہ پیش آیا کہ جس شخص کو اس بات میں شک ہو کہ اس نے پوری زکوٰۃ ادا کر دی ہے یا نہیں؟ اس وجہ سے کہ وہ متفرق طور پر تھوڑی تھوڑی کر کے زکوٰۃ ادا کرتا رہا اور اب مجموعہ یاد نہ رہا تو کیا اس پر دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہو گا؟ جو جزئیات ہم نے ذکر کیے، ان کا تقاضا یہ ہے کہ معین مقدارِ زکوٰۃ ادا کرنے پر ظن غالب نہ ہو تو دوبارہ ادائیگی لازم ہو گی کیونکہ جو چیز یقینی طور پر ثابت ہو، وہاں صرف شک کی بنا پر براءتِ ذمہ نہیں ہو گی۔

(مقتضی ما ذکر نا لزوم) کے تحت منحۃ الخالق میں ہے: "قال الرملی: فرق بین ھذا وبین ما تقدم فما تقدم شک فی الأداء وعدمه **وھا ھنا فی مقدار المؤدی فینبغی التحری کما ھو الأصل فی مثله.أی حیث غلب علی ظنه قدر معین** أما إذا لم یغلب کما ھو فرض کلام المؤلف فما معنی التحری" ترجمہ: علامہ رملی علیہ الرحمہ نے فرمایا: اس مسئلے اور گزشتہ مسئلے کے درمیان فرق ہے۔ گزشتہ مسئلے میں ادائیگی کے ہونے یا نہ ہونے میں شک تھا، جبکہ یہاں اداشدہ زکوٰۃ کی مقدار میں شک ہے۔ لہٰذا تحری کرنی ہوگی کہ اس طرح کے مسائل میں یہی اصول ہے۔ یعنی جب کسی معین مقدار کا غالب گمان ہو جائے (تو اتنی مقدار زکوٰۃ ذمہ سے ساقط ہو جائے گی)۔ لیکن اگر غالب گمان نہ ہو جیسا کہ مؤلف کے کلام میں فرض کیا گیا ہے۔ تو پھر تحری کا کیا معنیٰ؟

(البحر الرائق مع منحۃ الخالق، جلد2، صفحہ228، دار الکتاب الاسلامی)

ردالمحتار میں ہے: "**حاصله انه یتحری فی مقدار المؤدی کما لو شک فی عدد الرکعات فما غلب علی ظنه انه اداه سقط عنه وادی الباقی** وان لم یغلب علی ظنه شیء ادی الکل" ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ وہ ادا کی گئی مقدار کے بارے میں تحری کرے، جیسے رکعات کی تعداد میں شک ہو جانے کی صورت میں تحری کی جاتی ہے۔ پھر جس مقدار پر اس کا غالب گمان ہو کہ اس نے اسے ادا کر لیا ہے، وہ اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی اور باقی ادا کرے گا۔ اور اگر کسی مقدار پر غالب گمان نہ ہو تو پوری زکوٰۃ ادا کرے گا۔

(ردالمحتار، ج02، ص295، مطبوعہ مصر)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

03جمادی الاخری1447ھ/25نومبر2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com